

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ”خانقاہِ حامدیہ چشتیہ“ رابنویٹر روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ”انوارِ مدینہ“ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے

﴿ تخریج و ترمیم : مولانا سید محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 47 سائیڈ B 1985 - 06 - 07)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ آمَنَّا بَعْدُ!

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کہ اتنے میں ایک شخص آئے انھوں نے ایک چادر اڑھ رکھی تھی اور ہاتھ میں کوئی چیز تھی قَدْ لِنَفِّ عَلَيْهِ جسے لپیٹ رکھا تھا انھوں نے۔ انھوں نے آکر عرض کیا کہ میں درختوں کے جھنڈ میں سے گزر رہا تھا جہاں درخت زیادہ جمع تھے، وہاں میں نے آواز سنی، پرندوں کے بچوں کی آواز تو اور طرح کی ہوتی ہے جیسے چوں چوں، وہ میں نے سنی۔ میں نے وہ پکڑ لیے اور اس چادر میں رکھ لیے۔ اب میں اُن کو اس چادر میں رکھے ہوئے تھا۔

ماں کی محبت :

کہ ماں جو تھی بچوں کی وہ آئی، وہ میرے سر پہ چکر کا تھی رہی، میں نے یہ کھول دیئے۔ یہ کھولے تو وہ بھی ان میں آگئی۔ اب یہ سب میری اس چادر میں لپٹے ہوئے ہیں۔ اُن صحابی نے وہ رکھ دیئے سامنے، اب بچے تو اڑ نہیں سکتے تھے اور ماں جانہیں سکتی تھی انھیں چھوڑ کر۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اَنْعَبُونَ لِرَوْحِمِ

اُمِّ الْاَفْرَاحِ فِرَاحِهَا دیکھو تمہیں یہ عجیب سی بات لگ رہی ہوگی کہ یہ ماں جو ان چھوٹے پرندوں کی ماں ہے چوزوں کی ماں ہے، کتنا اس کے دل میں رحم ہے اپنے بچوں کے لیے کہ اُسے اپنی جان کی پروا نہیں ہے کہ یہ مجھے پکڑ لیں گے یا کیا ہوگا اور وہ برابر انہی کے ساتھ ہے۔ تو آقائے نامدار ﷺ چونکہ عقائد کی اصلاح کے لیے بھیجے گئے تھے تعلیم کے لیے مبعوث ہوئے تھے، اس لیے یہاں رسول اللہ ﷺ نے ایک بات تعلیم فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور اُس کی صفتِ رحمت کی طرف توجہ دلائی کہ دیکھو تم لوگوں کو یہ تعجب ہو رہا ہوگا کہ یہ ماں ہے بچے ہیں چھوڑ کر نہیں جانا چاہ رہی اور اتنی محبت اس کے دل میں ہے، اسی طرح رحم کھا رہی ہے وہ ان پر فَوَالَّذِي بَعَثْنِي بِالْحَقِّ قَسَمٌ هِيَ اُس ذات کی جس نے مجھ کو حق دے کر بھیجا ہے، حق تعلیم حق دین دے کر بھیجا ہے لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ اُمِّ الْاَفْرَاحِ بِفِرَاحِهَا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ اس سے زیادہ رحم فرماتے ہیں جتنا یہ ماں اپنے بچوں کے ساتھ کر رہی ہے لیکن بندے مانتے ہی نہیں، نافرمانی ہی کئے جاتے ہیں، یہ الگ بات ہے وہ الگ چیز ہے۔ بس یہاں اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت کی طرف جناب رسول اللہ ﷺ نے توجہ دلائی اور اُس کا تعارف کرایا۔ دوسرے اس کے ساتھ ساتھ جانوروں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک یہ اسلام نے بتلایا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ جانوروں کا شکار جائز ہے، ذبح کرنا جائز ہے۔

صرف نشانہ بازی کی خاطر جانور مار دینا جائز نہیں ہے :

مگر یہ کہ شکار کر کے مار کے ڈال دے یونہی نشانہ بازی میں اس کو حرام قرار دیا ہے کہ فقط نشانہ ٹھیک کرنے کے لیے جانوروں کو مارتا پھرے یہ تو منع ہے۔ اسی طرح سے جب جانور کو ذبح کرنا ہو تو بھی بتایا کہ ذبح کر لو ٹھیک ہے، اللہ نے بتایا ہے حلال قرار دیا ہے، قرآن پاک میں بھی آیا ہے وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ یعنی جانوروں میں سے کھالے کوئی۔ لیکن ذبح کرنے کے لیے جو آلہ ہو ذبح کرنے کا وہ تیز ہونا چاہیے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ اُسے چاہئے کہ اپنے ذبیحہ کو کم تکلیف پہنچائے، کم تکلیف میں راحت ہے ایک طرح کی، انسانوں کے ساتھ (حُسن) سلوک تو بہت ہی بڑی چیز ہے، اس کی رعایت تو اسلام نے جتنی کی ہے اُس کی وجہ سے تو اسلام پھلتا چلا گیا ساری دُنیا میں، اور کوئی سپر پاور مقابل رہی ہی نہیں اور وہ مسائل پیدا نہیں ہونے پائے جو جنگ کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ جنگ کے بعد جو تباہی آتی ہے نسل کشی کے بعد جو تباہی آتی ہے وہ مسائل نہیں پیدا ہونے

پائے، فتوحات ہو گئیں اور وہ مسائل نہیں پیدا ہوئے۔ آقائے نامدار ﷺ کی تعلیم پر عمل کی برکت تھی۔ یہ مارنا اُسی کو تھا جو لڑے باقی کو نہیں جو ہتھیار پھینک دے جو بھاگ جائے جو دروازہ بند کر لے وغیرہ وغیرہ چھوڑتے چلے جاؤ اُسے۔

اسلام قبول کرانے کے لیے جبر جائز نہیں ہے :

اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنا نہیں ہے چنانچہ آج بھی آپ دیکھ لیں یہ لبنان میں جو عیسائی ہیں نئے نہیں ہیں یہ اُس زمانے کے خاندان چلے آرہے ہیں۔ شام میں مصر میں اسکندریہ میں بڑی تعداد ہے ان کی، بڑا تناسب ہے۔ یہ چلے آرہے ہیں شروع سے، اسلام نے انہیں اسلام لانے پر مجبور نہیں کیا۔

ایک عورت کو آقائے نامدار ﷺ نے دیکھا ہے ایک غزوہ میں کہ اُسے کسی نے مار دیا۔ اُس کی لاش دیکھی تو طبیعت پر گراں گزرا یہ اور فرمایا کہ اس کی کیا ضرورت تھی؟ یہ کیا کہہ رہی تھی؟ جو کچھ کہہ نہیں رہا اُس کو مارنے سے کیا فائدہ، راہبوں کو تارک الدنیا لوگوں کو جو عبادتیں کر رہے ہیں اپنے اپنے طرز پر ایک طرف بیٹھے ہیں پہاڑوں پر یا عبادت خانوں میں ہیں، انھیں کسی کو اسلام نے نہیں چھیڑا۔ تو عورت کی لاش پڑی تھی فرمایا کہ اس کی کیا ضرورت تھی؟ اور پھر آگے کے لیے منع فرمایا کہ عورتوں کو نہ ماریں بچوں کو نہ ماریں۔ یہ آداب تو ہیں ہی نہیں کہیں اور، اگر کسی فوج کے قوائد میں ہوں گے بھی تو شاید ہوں مگر وہ قانون کی عملی حد تک نہیں۔ عمل کے اعتبار سے تو بدترین طبقہ ہے فوج کا، جو رو یہ یہ اختیار کرتا ہے کہ ستیاناس کر دیتا ہے پیداوار کا اور اس کا اور اُس کا اور سب ختم۔ جدھر سے گزر جائیں تباہی ہی تباہی ہے، سرکیں بھی ٹوٹ جاتی ہیں لیکن اسلام میں تو یہ نہیں ہے۔ اسلام کا طرز تو اس سے بالکل مختلف ہے اور وہی کامیاب بھی رہا۔ اس کی وجہ سے اتنے عرصہ حکومتیں رہیں بلکہ یہ کہ جہاں وہ پہنچ گئے ہیں وہاں آج تک پھر اسلامی حکومت ہی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کے ساتھ سلوک انسانیت کا بتلایا جانوروں کے ساتھ بتلایا جو کہ بتایا ہی نہیں جاتا۔ تو بہر حال سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جاؤ انہیں لے جاؤ اور لے جا کر جہاں سے اٹھایا ہے ان چوزوں کو ان بچوں کو وہیں رکھ کر آؤ اور ان کی ماں کو بھی انہی کے ساتھ۔ تو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں قرآن پاک میں ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ تمام عالموں کے لیے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے تو ان جانوروں کا بھی ایک عالم ہے۔

انسانوں سے زیادہ ہی تعداد بنتی ہے نیز اور مخلوقات ہیں عالم میں اُن سب کے لیے جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہدایات ملتی ہیں اور ان میں رحمت کا شفقت کا پہلو غالب ہے، تو سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بندوں کے ساتھ بہت زیادہ ہے لیکن انسان اِس کو نہیں جانتا اور اِس کی قدر نہیں کرتا، تو ایک مسلمان کو اِس کی معرفت حاصل ہونی چاہئے اور یہ بھی بتایا کہ سب کے ساتھ رحمت کا سلوک کرو شفقت کا سلوک کرو۔ تو پوری مخلوق جو ہے اللہ کی اُس سب کے ساتھ آپ نے بتلایا کہ وہ سلوک کرو کہ جس میں کسی کو اذیت نہ پہنچے اور جتنی راحت پہنچ سکتی ہے وہ اپنے وجود سے پہنچاتے رہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں آپ کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین۔ اختتامی دعا.....

